تاریخ:

سوال: اجماع کی تعریف کریں اور اس کی مختلف اقسام کی وضاحت کریں۔ کیا ایک مسلم ریاست کے ذریعے کی گئی قانون سازی کو اجماع قرار دیا جا سکتا ہے؟

جواب: **تعارف:**

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کیلئے قرآن مجید جیسی کتاب کو نازل فرمایا جو انسان کی تمام مسائل کی رہنمائی فرماتا ہے۔ اجماع اسلامی شریعت کا تیسرا بڑا ماخذ ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی نیا مسئلہ درپیش ہو تو مسلمان اسکا حل قرآن مجید کی روشنی میں ڈھونڈینگے اسکے بعد وہ احادیث سے رہنمائی لینگے اور اگر اس میں بھی حل نہ ملے تو پھر اجماع کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اجماع اصل میں علماء کرام کے مشترکہ طور پر ایک مسئلے کے حل پر متفق ہونے کا نام ہے۔ اس سوال میں ہم اجماع اسکی اقسام بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ایک مسلم ریاست کے ذریعے کی گئی قانون سازی کو اجماع قرار دینے پر بھی روشنی ڈالینگے۔

تاریخ ________

لغوی معنی:

اجماع کا لغوی معنی ہے جمع ہونا کسی بات پر متفق ہونا۔

اصطلاحی معنی:

شرعی اصطلاح میں اجماع سے مراد علمائے کرام کا ایک ایسے مسئلے پر متفق ہو جانا جس کے بارے میں قرآن و حدیث میں واضح حکم موجود نہ ہو۔ اسلامی قانون میں اجماع کو قرآن اور حدیث کے بعد تیسرے بڑے ماخذ کا درجہ حاصل ہے۔

"فلسفہ شریعت اسلامی" میں مسٹر محمصانی نے اجماع کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:
"کسی حکم شرعی پر کسی زمانے میں مسلمان مجتہدوں کا متفق ہو جانا اجماع کہلاتا ہے"۔

اجماع اسلامی قانون اور شریعت کا تیسرا ماخذ کا درجہ رکھتا ہے۔ اسلام میں مشورے کو بہت اہمیت حاصل ہے اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضور ﷺ جیسی ہستی کو اللہ تعالیٰ نے

بار بار مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اجماع اصل میں مجتہدوں کا ایک مسئلے پر متفق ہونے کا نام ہے۔

اجماع اور قرآن مجید:

قرآن مجید میں سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: "پس تم ایک متفقہ فیصلے کر لو اور اپنے شریکوں کو اکٹھا کر لو"۔

سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہے کہ:

ترجمہ" اے ایمان والوں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اہل اختیار کی اطاعت کرو"۔

یہاں اہل اختیار سے مراد مجتہدوں ہے جن کا مسلمانوں میں سے ہونا ضروری ہے۔

ایک اور جگہ پر ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ: "اور وہ (مسلمان) اپنے باہمی ~~معاملات~~ معاملات مشورے سے چلاتے ہیں"۔

تاریخ: ________

اجماع اور احادیث نبوی ؐ:

حضور ؐ نے ہمیشہ صحابہ کرام ؓ سے مشورہ کیا اور انکو بھی مشورہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ حضور ؐ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "میری امت گمراہی پر متفق نہیں ہوگی۔"

ترجمہ: "جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ ~~اللہ~~ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔"

اقسام اجماع:

اجماع کی دو قسمیں ہیں۔

1- **اجماع صریح یا قولی یا نقطی:** ازان مثال

اجماع صریح کا مطلب جب علماء اور مجتہدین کسی درپیش مسلئے کو وضاحت کے ساتھ بیان کریں۔ مطلب علماء اور مجتہدین کھل کر واضح طور پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ اور انکا اتفاق رائے ہو تو اسکو اجماع صریح یا قولی بولتے ہیں۔

2- **اجماع سکوتی:** مثال = ؟

جب کسی مجتہد کا رائے معلوم ہو جائے اور دوسرے علماء اور مجتہدین اس پر خاموشی کا اظہار کرکے نہ مخالفت کریں اور نہ تائید تو اسے اجماع سکوتی کہتے ہیں۔

کیا مسلم ریاست کی قانون سازی کو اجماع قرار دیا جاسکتا ہے؟

ایک مسلم ریاست کی مجلس شوریٰ میں اس ریاست کو چلانے کیلئے قانون سازی ہوتی ہے وہ قانون سازی اسلامی تعلیمات کو مدِنظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہے۔ مسلم ریاست کی قانون سازی میں قرآن مجید اور احادیث سے رہنمائی لی جاتی ہے اور جب مسئلہ قرآن اور حدیث سے حل نہ ہو تو پھر مشورے سے اسکا حل نکالا جاتا ہے۔

کچھ علماء کے نزدیک اس مشورے کو اجماع ~~کہا~~ کہا جاتا ہے لیکن بعض علماء اس بات سے مخالفت کرتے ہیں اور اس کو اجماع کا ~~د~~ درجہ نہیں دیتے۔

۱۔ حامی نقطہ نظر:

بعض علماء کے نزدیک مسلم ریاست کی قانون سازی کو اجماع قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ قانون سازی مسلمانوں کی نمائندہ مجلس کے ذریعے ہوتی ہے۔ جو اُمت کی اجتماعی رائے کی ترجمان ہے۔ جب ایسی قانون

تاریخ ______

قانون سازی اسلام کی بنیادی تعلیمات کے مطابق ہو تو اسے اجماع کی ایک جدید شکل تصور کیا جاتا ہے سکتا ہے۔ یہ نقطہ نظر اس بات پر زور دیتا ہے کہ شریعت کے اصولوں کی روشنی میں اجتماعی فیصلے امت کے اتفاق رائے کی صورت دکھتے ہیں۔

مخالف نقطہ نظر:

دیگر علماء کے نزدیک ریاستی قانون سازی کو اجماع کا درجہ نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اجماع فقہا اور مجتہدین کے اتفاق سے وجود میں آتا ہے نہ کہ پارلیمانی فیصلوں سے۔ ان کے مطابق اجماع ایک شرعی و علمی عمل ہے جس میں اہل علم کی متفقہ رائے شامل ہوتی ہے، جبکہ ریاستی قانون سازی میں عوامی نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ جو ضروری نہیں کہ علم شریعت کے ماہر ہو لہذا اسے اجماع کا مترادف نہیں قرار دیا جاسکتا ہے۔

تاریخ:

ترجیحی نقطہ نظر: اگر اجماع کی اصولوں پر کی جائے تو اسے اجماع کہا جاتا ہے۔

مختلف آراء کے تجزیے
سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر مسلم ریاست
کی قانون سازی قرآن و سنت کی حدود میں
رہتے ہوئے اہلِ علم و اجتہاد کی مشاورت سے
کی جائے تو اسے اجماع کے قریب تر کہا جاسکتا
ہے۔ اگرچہ اسے اجماعِ شرعی نہیں کہا جاسکتا۔
اجماع دراصل فقہا اور مجتہدین کی متفقہ رائے کا
نام ہے۔ جب کہ ریاستی قانون سازی عوامی نمائندہ
اداروں کے ذریعے ہوتی ہے۔ لہذا بہتر مؤقف یہ
ہے کہ مسلم ریاست کی قانون سازی کو اجماع
کی ایک عملی صورت تو قرار دیا جاسکتا ہے مگر
اسے اجماعِ قطعی نہیں کہا جاسکتا۔

حاصل کلام: اسلامی شریعت

اجماع اسلام کی ماخذ میں
سے قرآن مجید اور احادیث کے بعد تیسرا
بڑا ماخذ ہے۔ اجماع دراصل علماء اور فقہا
(مجتہدین) کی متفقہ رائے کا نام ہے۔ ~~اجماع~~ اجماع
کے ذریعے ہم ان مسائل کا حل نکالتے ہیں
جن مسائل کا حل قرآن مجید اور احادیث میں

واضح طور پر موجود نہ ہو۔ اجماع کے
دو اقسام ہوتے ہے ایک وہ جس میں مجتہدین
قولی طور پر زبان سے اپنا رائے بتاتے ہیں
اور دوسرے قسم میں منتخب رائے پر خاموشی
کا اظہار کرتے ہوئے اسے قبول کرتے ہیں.
ایک مسلم ریاست کی قانون سازی کو ~~[illegible]~~ کو
اجماع کی قریب تر کہا جا سکتا ہے اسکو ~~اجماع~~
اجماع شرعی ~~[illegible]~~ ہا تب تک نہیں کہا جاتا
جب تک قانون سازی پوری طرح اجماع کی
اصولوں پر نہ ہو جیسے کہ اجماع کیلئے علماء
اور مجتہدین کا ہونا ضروری ہے اسلئے قانون
سازی قطعی اجماع نہیں ہوتا۔